

ارشادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحی صاحب مدظلہ

دعواتِ عبدیتِ حق

ضبط و ترتیب "ادارہ الحق"



آزمائشِ دنیا کا علاج عبادت ہے

(خطبہ جمعۃ المبارک ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ)

خطبہ مسنونہ کے بعد : من بطائبہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ۔ جسکو عمل نے پیچھے کر دیا اسے نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔ محترم بھائیو! ہمارے ادا آپ کیلئے خیر و بہبود اود فائدے کی چیز صرف عمل صالح ہی ہے۔ اگر نیک عمل والے بن گئے تو دنیا، آخرت اور قبر کی زندگی تینوں میں کامیابی ہے، اور اگر خدا نخواستہ بُرے عمل والے ہوئے تو پھر چاہے ہمارا مال بہت زیادہ ہو، ہمارا نسب اونچا ہو، ہماری جسمانی طاقت زیادہ ہو جائے، یہ سب نعمتیں ہمارے لئے وبال جان بن جائیں گی۔ ادا انسان کا عمل اس کے کام آئے گا۔

حضور سے نسبی اور روحانی رشتہ | بھائیو! انبیاء کرام سے جن کا رشتہ نسبی ہے وہ تو بڑے خوش قسمت ہیں، اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ مگر جن کو روحانی رشتہ میسر ہوا یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بنے وہ بھی سعادت مند بن گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں دنیا و آخرت میں اور برزخ میں محسوب فرمادے۔ فی الحقیقت ہمارا تو کوئی سہارا نہیں، اعمال کا کوئی معتد بہ وسیلہ نہیں، سوائے اس کے کہ یہی ایک ذریعہ ہے کہ یا اللہ ہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں، تو یہ رشتہ بہت بڑی سعادت ہے جسے میسر ہو جائے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے سوائے اسی رشتہ کے جو میرے ساتھ کسی کا ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے سفر تالیؓ کی صاحبزادی سے نکاح

فرمایا۔ شیعوں نے تو کیا دشمنی اور عداوتیں ان کے درمیان بنا رکھی ہیں۔ حالانکہ حضرت علیؑ خیر ہیں اور حضرت عمرؓ داماد۔ حضرت علیؑ فرضی اگر حضرت عمرؓ کو خلیفہ برحق نہ سمجھتے تو رشتہ صہریت قائم نہ کرتے بینا جن کو برحق نہ سمجھے وہ تو مقابلے میں کربلا کے میدان میں سر بکفت ہو کر شہید ہو اور باپ جسکو خلیفہ برحق نہ سمجھے اس سے رشتہ دامادی بھی قائم نہ بنائیں۔ تعجب ہے شیعوں پر کہ حضرت حسینؑ تو خاندان نبوت اور اپنے آپ کو شہادۃ کیلئے پیش کریں اور حضرت علیؑ بقول شیعہ تعقیہ کو کے صاحبزادی کو حضرت عمرؓ کے نکاح میں دیدیں حقیقت یہ ہے کہ حضرت علیؑ حضرت عمرؓ کو خلیفہ برحق سمجھتے تھے آپس میں اختلاف کے قسے شیعوں کے من گھڑت ہیں۔ علاقہ صہریت کے بعد ان کے درمیان بواہی احترام و پاس حقوق اور محبت ہوگی اس کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کو ان کی صاحبزادی کیلئے خطبہ نکاح دیا۔ حضرت عمرؓ کیلئے اگر وہ چاہتے تو بیویوں کی کمی نہ تھی۔ مگر حضرت عمرؓ کی خواہش تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی سے رشتہ کر دیں تو حضور اقدسؐ سے اور رشتوں کے علاوہ یہ میرا ایک قریبی رشتہ بھی قیامت کے دن کام دے گا، اور قیامت کے دن میری رفع درجات کا ذریعہ ہوگا۔ تو خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کا کوئی نہ کوئی تعلق اور ربط حضور اقدسؐ سے ہے۔ اور ہمارا امتی ہونا بھی آپ کا روحانی باپ ہونا اور ہمارا اولاد بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَاُولَئِكَ اٰتٰمُھُمْ**۔ جب حضورؐ کی ازواج مطہرات مسالوں کی مائیں ہیں تو حضورؐ روحانی باپ بنے اور قیامت کے دن یہ رشتہ ہمارے کام ہی آئے گا۔ تمام انبیاء نفسی نفسی کہیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی پکاریں گے، امت کیلئے فکر مند ہوں گے۔ اور امت کی شفاعت کریں گے۔ مگر حضور اقدسؐ کے ساتھ اس رشتہ کی برکتیں تب پوری طرح حاصل ہو سکتی ہیں جب علیؑ راجع ہو موجود ہو کہ اہل عار اور بنیادی چیز شریعت نے علیؑ کو قرار دیا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ ایک دفعہ نیند سے بیدار ہوئے۔ انبیاء کا خواب دیکھنا بھی وحی ہوتا ہے تو حضورؐ نے فرمایا آج رات بے حساب نواز ہے اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عطا فرمائے۔ **مَا اَنْزَلَ الْغَلِيَّةَ مِنَ الْخَوَاشِ وَمَا اَنْزَلَ مِنَ الْغَلِيَّةِ**۔ یہ کس قدر نواز ہے نازل کئے گئے۔؟ یہ اس وقت کی بشارت ہے، بس مسلمانوں کی دنیا کے کسی مقام پر بھی حکومت نہیں تھی۔

حضورؐ نے اس بات میں بشارت دی جس کا ظہور تھا کہ کسریٰ اور قیسر کے خزانے اونٹ کے چرواہوں کو مل گئے۔ یہ اسلام کی برکت ہے کہ اسلام کی نعمت کی وجہ سے مسلمان حکومت، ملک اور تخت و تاج کے مالک ہوئے اور اس وقت سے ایک رات تک

ایسا ہی ہے۔ کیا ہم پاکستان کے مالک نہیں؟ یہ ملک صرف اسلام کے نام پر نہیں ملا؟ کیا آج ہم کابل کے مالک نہیں؟ ایران اور عراق انڈونیشیا اور ترک کے مالک نہیں ہیں؟ یہ سب مالک بنانے میں جن کی خوشخبری حضورؐ نے دی، کیا خزانوں کی کنجیاں آج بھی حضورؐ کی امت کے ہاتھ میں ہیں؟ آج دنیا کا زیادہ تر پیڑل اور سونٹا مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے، پھر اس وقت اللہ نے خلفاء راشدین کے دور میں جو نعمات و کرامات فرمائے اس کا تو کوئی حد و حساب نہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ فتنے بھی بہت اتر آئے ان خزانوں کے ساتھ، آزمائش اور ابتلاء کا سلمان بھی خدا نے کر دیا۔

مال کا فتنہ | ہر امت کیلئے فتنہ اور آزمائش کی چیز خدا نے مقرر کر دی۔ اس امت کیلئے مال سب سے بڑا فتنہ ہے۔ مال آیا تو فتنے بھی آگئے مسلمانوں کے درمیان یہ خانہ جنگی اور پارٹی بازی، گھر گھر جھگڑے اور نساوکس وجہ سے ہیں۔ ایک پارٹی کہتی ہے میں وزارت اور صدارت حاصل کر لوں، دوسری کہتی ہے کہ مجھے حکومت کے سب اختیارات حاصل ہو جائیں۔ ممبری اور وزارتوں پر جھگڑے ہیں، جتنا مال بڑھتا جاتا ہے، اتنا ہی انسان دن رات شراب گناہ اور جوا بازی میں مست پڑا رہتا ہے اپنے کے علاوہ دوسروں پر نظر ہی نہیں پڑتی۔ پھر دولت کے ساتھ حکومت بھی حاصل ہو تو در آتش نشہ ہو جاتا ہے اور گویا فرعون بن جاتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی شان | صحابہ کرامؓ کی بیس سال تک حضورؐ نے تربیت کی اخلاق و عادات کی اصلاح کی۔ صحابہ کرامؓ کے ہاتھ میں جب حکومت آئی تو انکی حالت نہ بدلی ابو عبیدہ بن الجراحؓ شام کے سب سے بڑے حاکم بنے گویا اس وقت کے گورنر جنرل بنے۔ جمعہ کے دن نماز کیلئے تاخیر سے نکلتے اور فیصلے بھی اس دن نہ کرتے، کسی نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی۔ حضرت عمرؓ نے نفٹیش کرائی۔ باتوں باتوں میں ان سے وجہ پوچھی کہ آپ تاخیر سے نماز جمعہ کیلئے نکلتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ دراصل میرا ایک ہی جوتا کپڑے ہیں جو جمعہ کے دن دھولیتا ہوں اور خشک ہونے کے بعد انہیں پہن کر باہر آتا ہوں، لباس نہ ہونے کی وجہ سے نہیں نکل سکتا۔ مکان میں (جو گویا اس وقت گورنر جنرل کی کوٹھی ہے) صرف ایک چٹائی بھی ہوتی۔ ایک تھیلہ لٹکا ہوتا۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا تو معذور ہوا کہ خشک روٹی کے ٹکڑے پڑے ہیں۔ پوچھنے پر بتایا کہ مغرب کے وقت اس سے روزہ افطار کرتا ہوں تو کہا کہ آپ تو شام کے گورنر ہیں۔ اس علاقے سے باہر ممالک کو غلہ کی سپلائی ہو رہی ہے۔ پھر آپ تازہ روٹی کیوں نہیں کھاتے؟ جواب ملا، سب کچھ یہاں کافی ہے، کوئی کمی نہیں۔

© rasailojäräid.com

مال آنے تو حالت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ آن سینا، تھینٹ، کچھریاں مسلمانوں سے بھری پڑی ہیں، یہ مال کا نشہ اور خرابی ہے۔ آج کسی کو سڑک پار کرنے کا موقع نہیں ملتا موٹروں کی اتنی کثرت ہے۔ یہ وہی مسلمان ہیں جو انگریز ہندوؤں کے ساتھ پابندی تھے اور مزدور تھے۔ کچھ انگریزوں کے خانے اسے اور چڑاسی ادبوت پالش کرنے والے تھے۔ خدا کی نعمتوں کی قدر کرنی چاہئے۔ خدا نے ہمیں ملک دیا اور انگریز اور ہندو سکھوں کو یہاں سے بھگادیا۔ ان کی تجارت، دوکانیں، کارخانے خدا نے ہمارے ہاتھ میں دئے ہیں ان پر قابض بنا دیا، تو کمال یہ ہے کہ ہم میں غرور اور تکبر نہ آئے بلکہ عاجزی اور تواضع ہم میں پیدا ہو۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ آج رات خدا نے میری امت کو خزانے عطا فرمائے خوشخبری دی، لیکن ان خزانوں کے ساتھ فتنوں سے بھی آگاہ کیا۔ یہ پارٹی بازی قتل و قتال، مقدمات اور مقابلے اور ایک دوسرے کے پاؤں پر کھانڈی چلانے کی کوششیں سب مال کی وجہ سے ہیں۔ مال نہ ہو بیچ میں تو کچھ نہیں۔ اسے ہی عربی میں فتنہ کہتے ہیں۔ یعنی آزمائش اور امتحان۔ خداوند تعالیٰ مال اور عزت دے کر آزمائش کراتا ہے کہ بھلا یہ کیا برتاؤ کرتا ہے۔

فتنوں کا علاج | اب سوال یہ ہے کہ ان فتنوں کا علاج کیا ہے۔ تو یہ بھی خود حضورؐ نے بتلادیا ہے حضورؐ نے یہ خواب آدھی رات یا سحری کے وقت دیکھا۔ بیدار ہو کر اپنی فراش پر بیٹھ گئے۔ خواب سنا کر فرمایا کہ میری بیویوں کو جگا دو۔۔۔ دو فتنے آئے اور اس سے بچنے کی راہ یہ ہے کہ خدا کی طرف ریت کی جائے۔۔۔ تہجد پڑھیں۔۔۔ تو گویا عبادت میں لگ جانا ان فتنوں کا علاج ہے۔ اس سے علماء استدلال کرتے ہیں کہ تہجد کی ایک برکت یہ ہے کہ انسان فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

تہجد کی برکت | عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کی خدمت میں لوگ اپنے اپنے خواب بیان کرتے، مجھے حسرت رہتی کہ میں بھی کبھی خواب دیکھ لوں اور حضورؐ کو سنا دوں۔ تو خواب میں کیا دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک رومال ہے، جو پردوں کا کام دے رہا ہے۔ رومال گویا ہوائی جہاز ہے کہ جہاں چاہے وہاں پہنچا دیتا ہے۔ پھر دو آدمیوں نے مجھے پکڑا اور ایک کنوئیں کے کنارے لے گئے جس پر چرخہ کی طرح لکڑیاں نصب تھیں، کنوئیں میں جہانک کر دیکھا کہ اس میں مرد اور عورتیں ہیں جن کو میں پہچانتا بھی ہوں (گویا ابو جہل اور ابولہب ہی ہوں گے) ایک ہی گاؤں اور محلہ کے باشندے تھے۔ اب میرے اوپر گھبراہٹ آئی کہ شاید مجھے بھی اس میں پھینک دیں گے۔ ہمیشہ طامس ہوئی، اتنے میں ایک دوسرے شخص نے کہا کہ تشرع۔ مت ڈرو تم۔ خواب سے بیدار ہوئے، مدتوں کی خواہش اور حسرت تو پوری ہوئی لیکن ادب کی وجہ سے خود

حضورؐ کو نہ کہہ سکے۔ مگر ان کی بہن حضرت حفصہؓ جو حضورؐ کے نکاح میں تھیں ان کو خواب سنایا۔ انہوں نے حضورؐ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ اچھے جوان ہیں۔ نعم العبد عبداللہ۔ لیکن کیا اچھا ہوتا اگر تہجد بھی پڑھتے چونکہ تہجد نہیں پڑھتے اس لئے ان پر ڈر طاری ہوا۔ اگر تہجد پڑھتے تو جہنم کے کنارے بھی فرشتے نہ پہنچاتے۔ اگر ایک شخص کو تھکلیاں پہنا کر تھانے تک سے جائیں، حوالات میں نہ بھی ڈالیں، تب بھی بری بات ہے۔۔۔ غرض تہجد کی اتنی برکت ہے۔۔۔ تو حضورؐ نے فرمایا میری ازواج کو بیدار کرو کہ تہجد پڑھ لیں۔ پھر ارشاد فرمایا: رتے کا سبتہ فی اللہ نیا عاریتہ فی الآخرہ۔ بہت عورتیں دنیا میں جھپی ہیں، قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔ اس کے دو مطلب ہیں، ایک تو ہمارے ملک کی عورتیں کہ انگریزی فیشن میں ڈوب گئی ہیں، باریک سے باریک لباس پہنتی ہیں۔۔۔ یاد رکھئے چہرہ قدم اور تھیلیاں صرف ان تین اعضاء کا کھلا رہنا نماز کیلئے مفید نہیں۔ اس کے علاوہ عورت کا کوئی عضو جو بقا کی حصہ کھلا ہو نماز نہ ہوگی۔ اور آج تو انگریزی میموں کی طرح صرف قمیص پہنتی ہیں، تو ایسی عورتوں کی نماز کیسے ہو سکتی ہے۔ اور اگر کوئی ٹوک دے تو کہتی ہیں کہ دیکھتے نہیں سر پر دوپٹہ ہے۔۔۔ تو حضورؐ نے فرمایا ایسی عورتیں قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔ اور اس وقت ننگا ہونا فیشن کی وجہ سے نہیں ہوگا، فیشن زدہ عورتیں خوش نہ ہوں کہ وہاں بھی ننگی پھریں گی۔ بلکہ انہیں سیاہ بلائیں بنا دیا جائے گا جن کی بدبو سب طرف پھیل رہی ہوگی۔ اور لوگ ان کی وجہ سے تنگ ہوں گے کہ کچھ تو قیامت کی مصیبت ہے اور کچھ ان بلاؤں سے تنگ کر لیا ہے۔ یہ وہ عورتیں ہوں گی جو بہنہ رستی تھیں یہ ظاہری معنی ہے حدیث کا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ تم آج تو مسلمانوں کی مائیں ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسلمانوں کی مائیں بنا دیا ہے۔۔۔ وازواجہ اتھاھم۔۔۔ اور ماں محترمہ اور عزت والی ہوتی ہے۔۔۔ ہماری سب کی مائیں حضورؐ کی ازواج پر قربان ہوں۔ تو مسلمانوں کے قلوب میں یہ عزت و عظمت ان کی بوجہ حضورؐ اقدس کے حاصل ہے۔۔۔ عورت کی عزت بوجہ شوہر کے اور شوہر کی عزت سے ہے، میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کیلئے لباس میں۔ اور زینت لباس سے ہوتی ہے، جتنا اچھا لباس ہوگا اتنی زیادہ زینت ہوگی۔ تو ازواجِ مطہرات ہماری مائیں ہیں۔ مگر حضورؐ نے فرمایا کہ عمل نہ ہو تو کپڑوں سے کچھ نہ ہوگا۔ قیامت کے دن وہ لباس عزت و عظمت سے عاری ہو جائیں گی۔ تو گویا پہلے حضورؐ نے اپنے گھر سے نصیحت شروع کی کہ عمل صالح ہی تمہارا لباس فاخرہ ہے۔۔۔ تو بھائیو! تہجد پڑھو، خدا کے حضور میں رو، اللہ کو یاد کرو تاکہ دنیا کے فتنوں سے محفوظ رہو۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل صالح کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔۔۔